U
297.2
Ah 51 F

CATALOGUED

INDIAN INSTITUTE OF
ADVANCED STUDY
LIBRARY * SIMLA

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بدعۃ ضلالۃ

فتاویٰ

میلاد شریف وغیرہ

از افاضات حضرت مولانا احمد علی صاحب
محدث سہارنپوری و قطب عالم حضرت مولانا
رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ اسرارہم

ماہ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ میں احقر محمد علی مالک کتبخانہ امدادیہ دیوبند نے
(خواجہ پریس دہلی میں چھپواکر)

کتبخانہ امدادیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

یہ رسالہ و نیز ہر قسم کی اسلامی درسی و غیر درسی کتابیں، قرآن پاک وغیرہ و علماء دیوبند
کی جملہ تصانیف ارزاں قیمت پر ہم سے طلب فرماویں

FATAWA MILAD SHARIF

By

Maulana Ahmad Ali
Muhaddis' Saharanpuri
and
Maulana Rashid Ahmad
Gangohi

Ed - I

U
297.2
AR51F

Publisher

Kutub Khana Imdadiyah
Deoband

1353 A H

1934 A.D.

حضر اور سفر میں ملازم صحبت اور خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہے ہیں اور پیشوا اول
قراصحاب کبار سے ہیں اور جن کے قول و فعل سے استدلال مذہب حنفیہ میں بہت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم
لوگ کہیں ایسا کام نکربیٹھو کہ تمہاری نمازمیں سے کچھ حصہ شیطان کے واسطے ہو جاوے کہ بس داہنی ہی
طرف کے مڑنیکو اپنے اوپر لازم ضروری سمجھ لو ایسا کام نکیجیو اس واسطے کہ بیشک میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بائیں طرف بھی مڑتے ہوئے بہت دفعہ دیکھا ہے اتفاق ہے اس حدیث پر
مسلم اور بخاری کا لایا ہے اوس کو صاحب مشکوٰۃ بیچ باب دعا کے تشہد کے بیان میں کہا صاحب
مجمع البحار نے صفحہ ۲۴۴ میں کہ نکل آئی اس حدیث سے یہ بات کہ بیشک امر مستحب مکروہ ہو جاتا ہے
جس وقت خوف ہوا اپنے رتبہ سے نکل جانیکا طیبی شارح مشکوٰۃ حدیث مذکور کے شرح میں بیان
فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص امر مندوب و مستحب پر ایسا اصرار کرے کہ اوسکو
واجب اور لازم کرلے اور نہیں جواز اور رخصت پر عمل نکرے تو بیشک ایسے شخص کو شیطان نے گمراہ کیا پس
جو شخص خود بدعت یا خلاف شرع پر اصرار کریگا اس کا تو کیا ٹھکانا ہوگا ختم ہوا کلام طیبی کا یعنی فعل مستحب
کو واجب جاننا بدعت سیئہ ہے اور اگر مستحب کے بجالانے سے عوام الناس اپنی عقیدوں میں واجب سمجھنے لگیں
تو چھوڑنا اس کا مستحب ہے اور یہ سب تبھی ہے کہ کوئی قید غیر مشروعہ یعنی ایسی قید کہ شارع کی طرف سے مقید
اوسکے ساتھ نہو زیادہ نکیجاوے اور اگر زیادہ کیجاویگی یعنی مطلق کو مقید یا مقید کو مطلق کریں یا کوئی
چیز حد شرعی پر کہ ثابت نہیں ہوئی ہے زیادہ کریں گو زیادتی فی نفسہ بجائے خود اپنی ذات سے مستحب
ہووے یا مباح یہ بھی بدعات سے ہے جیسا کہ مشکوٰۃ میں بروایت ترمذی باب العطاس میں لایا ہے کہ
عن نافع عن رجلا الخ الحدیث رواہ الترمذی یعنی روایت ہے امام نافع سے جو شاگرد ہیں
عبد اللہ بن عمر جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہما کے وہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
سامنے ایک شخص نے چھینکا کہ یہ الفاظ پڑھے کہ الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ ابن عمر نے اوس پر
انکار فرمایا اور کہا کہ کیا میں یہ کلمات پڑھ ہونگا کہ الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ اور حالانکہ ہمکو نہیں
سکھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ اوس شفیق امت نے سکھلایا ہمکو کہ کہا کریں ہم بروقت
چھینکنے کے الحمد للہ علیٰ کل حال روایت کیا اس کو ترمذی نے پس مقام غور کا ہے کہ کلمۂ والسلام علیٰ
رسول اللہ حالانکہ فی نفسہ منجملہ مستحبات مقصودہ کے اور اعمال ذی فضیلت سے تھا لیکن چونکہ چھینکنے
کے وظیفہ پر یہ کلمات زائد کہے گئے اس واسطے عبد اللہ بن عمر نے اوس پر انکار فرمایا پس ثابت ہوا کہ
مجلس مولود کو جیسا کہ اس زمانہ میں اس ہیئۃ کذائیہ مشہورہ کی ساتھ مروج ہے یعنی حاضر کرنا شیرینی اور طرح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال مجلس مولود شریف کی کس طریق سے جائز ہے اور کس صورت میں ناجائز ہے بدون رعایت
اور بلا ریا کے بیان کرنا چاہیے جواب ذکر کرنا پیدائش شریف ہمارے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علی آلہ واصحابہ بالف الف تحیۃ وسلام کا جو صحیح صحیح روایتوں کے ساتھ ایسے وقتوں میں کہ
وظائف واجبہ سے خالی ہوں اور ایسی کیفیتوں کے ساتھ کہ جو خلاف طریقہ صحابہ اور اہل قرون
ثلثہ کے نہوں اور ایسے عقیدوں کے ساتھ کہ جنمیں شرک و بدعت کے وہم کو بھی گنجائش نہو اور
ایسے آداب کے ساتھ کہ جو مخالف خصلت شریعت صحابہ رضی اللہ عنہم کے نہوں تاکہ مصداق ما انا علیہ
واصحابی سے باہر نہو جاوے اور ایسی مجلس اور محفل میں ہو کہ جو منکرو بانت شرعیہ سے خالی ہو
ذکر باعث خیر اور موجب برکت کا ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص سے ہو اور عقیدہ بین وہ منجملہ
اوراد کار مسنونہ وہ ہے کہ جو کسی وقت خاص کے ساتھ مقید نہیں ہیں شمار کیا جاوے پس میں کسی کو
اہل اسلام میں سے نہیں جانتا کہ ایسے ذکر کو غیر مشروع یا بدعت جانے اور اللہ تعالی تو سب سے بڑا خبردار ہے
ہاں بعض اوقات التزام بعض امر مستحب کا ایسا کیا جاتا ہے کہ از روئے ظن مثل واجب کے معلوم
ہونے لگتا ہے اور باوجود اس کے اگر اعتقاد اوس کے وجوب کا فاعل کو نہو تو اوس کے حق میں
بدعت نہو گا لیکن جبکہ یہی امر مستحب بوجہ اصرار اور تکرار بار بار کے عوام کے ذہن اور اعتقاد میں شکل
لزوم اور وجوب کا ہو جاوے اور عوام اوس کو واجب جاننے لگیں تو اوس وقت ایسے
امر مستحب کا چھوڑ دینا خود مستحب ہو جاتا ہے چہ جائیکہ اکثر عوام اور بعض علما کہ جو دنیا کے علوم میں
مصروف ہیں اور حقیقت سنت اور بدعت سے پورا بہرہ اور حصہ نہیں رکھتے ہیں وہ تو مستحب کو مثل
واجب اور فرض کے عمل میں لاتے ہیں بلکہ اوس کے چھوڑنے والے کو اپنی اعتقاد میں نماز کی جماعت
چھوڑنے والے سے بھی زیادہ برا سمجھتے ہیں اور آگے پیچھے اوس کو ملوم و مذموم شرعی جانتے ہیں
ایسے وقت میں لازم ہے کہ اس مستحب کو چھوڑ کے بجائے اوسکے کسی دوسرے مستحب نظیر اور غیر
کی [illegible]
[illegible] درود و سلام کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شہادت
سبحا [illegible] اور لا الہ الا اللہ کہنے کے اور رسولے اس کے جو
رد [illegible] ہیں چنانچہ روایت کی ہے بخاری اور مسلم وغیرہ
حضرت [illegible] مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جو بڑے صحابہ جلیل الشان میں سے ہیں

Library IIAS, Shimla
U 297.2 Ah 51 F
00036860
INSTITUTE OF ADVANCED
36860
2.6.71

آنحضرت کے پایا جانا قیام کا بوقت بیان پیدائش شریف کے قرون ثلثہ میں ثابت نہیں ہو پس قیام کرنا وقت ذکر پیدائش کے ایک امر جدید ہے اور جس کی کچھ اصل نہیں سیرت شامی میں لایا ہو کہ اکثر دوستوں کی عادت جاری ہو گئی ہو کہ جسوقت وہ ذکر پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کو سنتے ہیں تو آپکی تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں اور حالانکہ یہ قیام بدعت ہے کہ جسکی کچھ اصل نہیں ہے انتہیٰ اور یہ بھی جاننا ضروری ہو کہ جو لوگ یہ قیام کرتے ہیں وہ واسطے تعظیم سید الانام علیہ السلام کے نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک لوازمات مجلس معلومہ مذکورہ محدثہ سے اور اوس کے شعار سے ہے اس واسطے کہ اگر وہ لوگ صرف واسطے تعظیم آنحضرت کے کرتے تو موقوف وقت بیان ولادت پر نہوتا بلکہ جب ذکر آپکے تشریف لانیکا مسجد میں یا کسی مجلس میں یا ذکر تشریف آوری آنحضرت کا سفر جہاد و حج وغیرہ مقامات سے آتا تو ضرور قیام کرتے اس واسطے کہ زمانہ نبوت کا زمانہ ولادت سے زیادہ افضل تھا۔ علاوہ اس کے قیام مطلقاً پیدائش کے ذکر کے وقت کوئی نہیں کرتا بلکہ مقید کر رکھا ہے اسکو ایسی مجلس کے ساتھ کہ جسکو مولود کی مجلس کہتے ہیں اور لوازمات اور ہیئت مجلس کی اوس میں رعایت اور ملحوظ رکھتے ہیں اوس وقت اوس قیام کو ضروری جانکر کرتے ہیں ورنہ نہیں دیکھو اگر کوئی واعظ منبر پر بیٹھکر درمیان مجلس وعظ کے ذکر پیدائش شریف کا بیان کرنے لگے تو کسی سننے والے کو قیام کا خیال تک بھی نہیں گذرتا چہ جائے کہ خود قیام۔ پس اسی تجربہ سے ظاہر اور اسی عملدرآمد سے معلوم ہوا کہ قیام واسطے اعظام و تعظیم خیر الانام کے نہیں ہے بلکہ صرف شعاروں اور لوازم مجلس سے ہے اور اہتمام اور تیاری مجلس کے جماعت نماز کی تیاری اور اہتمام سے زیادہ سمجھتے ہیں بلکہ نماز جماعت کو تو کیا بعض آدمی خود نفس نماز کو چھوڑ دیتے ہیں مگر نہ چھوڑیں تو تو اس مجلس کے آنے کو نہ چھوڑیں اور اس میں حاضر ہونے کو واجب اور لازم نماز سے زیادہ جانتے ہیں اور یہ سب باتیں نفس کی خواہشوں سے سرزد ہوتی ہیں الا ماشاء اللہ اور حاضر ہونا لڑکوں کا اور عورتوں کا اور فاسقوں چھوڑنیوالے نماز روزہ کا اور تماشا گاہ بنانا اوس مجلس کو بوجہ کثرت قندیلوں وغیرہ سامان روشنی اور فرشوں نفیس اور گلدستوں عجیب کے اور پڑھنے والے خوش آواز کو تلاش کرنا گو وہ مرد لڑکا بے ریش حسین ہو اور غزلوں اور شعروں کا راگنی اور نغمہ میں پڑھنا۔ پس ایسی مجلسیں زمانہ میں صحابہ اور تابعین اور اماموں مجتہدین کے کبھی نہیں پائی گئی ہیں۔ حاشا وکلا۔ ہرگز نہیں بالکل نہیں بلکہ ایسی مجلسوں پر صادق آتی ہے یہ آیت فرقانی کہ الذین اتخذوا دینھم لعبا ولھوا وغرتھم الحیوۃ الدنیا یعنی جن لوگوں نے بنالیا اپنا دین کھیل اور کود کو اور دھوکا دیا اون کو زندگانی دنیا نے۔ پس یہ آیت الہی ہے مجلسوں کے حق میں سے پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی رحمت کے ساتھ اپنے نفسونکی

طرح کے تکلفات کا مرتکب ہونا جیسے فرش و فروش قالین وغیرہ اور چراغ اور قندیل وہ نوس
وغیرہ سامان روشنی زائد علی الحاجت اور مجتمع ہونا اور خلط ملط ہونا چھوٹوں بڑوں کا بلکہ عورتوں
اور مردوں لڑکوں کا اور پڑھنا اشعار کا راگنی میں اور پڑھنا روایتوں موضوعہ کا جو بالکل بے اصل
ہیں اور بے دین طالب الدنیا لوگوں نے روپیہ کمانے کے واسطے اونکو گھڑ کر عوام الناس کے تسخیر کرنے
کے لئے اپنی بات کو چکنی چپڑی کرنا چاہا اور مبالغہ کرکے زور سے پڑھنا صلوٰۃ و تسلیم کا اور ہر ایک کس و ناکس
کو اس میں بلانا خواہ وہ لوگ لباس اور پہراوے بُرے خلاف شرع کے پہنے ہوئے ہوں اور خواہ داڑھی
منڈائے ہوئے ہوں اس بات کا کچھ خیال نکرنا اور عجب ہے اور پھر عجب ہے کہ باوجود ان باتوں خلاف
شرع کے اوس مجلس کو مجلس رسول کا کہنا اور اس کا یہی نام رکھنا بلکہ اوس مجلس کو محل نزول روح پر
فتوح حضرت علیہ السلام کا سمجھنا پس ایسی مجلس مولود جو مشابہ ہے حرکات نالایق رافضیوں فاسقوں
کے کہ مثل بنانے روضہ و قبہ حضرات امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ہے کہ وہ اسکو جائے نزول
ارواح امامین مرحومین کا تصور کرتے ہیں بعینہ زیارت حضرات حسنین کے قرار دیتے ہیں اور مثل مرثیہ
خوانوں کے جوابی اور سلامی مقرر کرنا ایسے مجلس مولود کہ حقیقت میں اوس کو مجلس شیطان کہنا چاہئے
بالکل بعید طریقہ سنت بلند سے ہی اور شیطان کے دہوکے اور کید و مکر میں فریب کہانا ہی لیکن ذکر
خالص احوال برکت اشتمال اوس حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو موافق شرع شریف کے ہو اور
درود بھیجنا روح پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بیان کرنا اور معلوم کرنا صفات اور کمالات
آں سرور کائنات علیہ التحیات کا موجب کثرت برکت اور زیادتی رحمت کا اور باعث زیادتی نیکیوں
دو جہاں کا اور دینے والا بلندی درجات کونین کا ہے کہ نصیب کرے اللہ ہمکو اور کل مومنین کو برکت سے
سردار رسولوں کے کہ درود ہو حبیب اللہ کا انپر اور سلامتی اور ان کے آل اولاد اور دوستوں پر اور رب پر
آمین یا اللہ دعا کو قبول فرما اور باقی رہا قیام کہ بیان پیدایش کے وقت کیا جاتا ہی سو اسکا ثبوت
زمانہ میں صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اماموں مجتہدین کے بالکل نہیں ہوا ہی اور بلکہ اس سرور مخلوقات کی
خود حیات میں صحابہ آپکے لئے قیام نہیں کرتے تھے کیونکہ آپکو اونکا کھڑا ہونا برا لگتا تھا اور ایسے تکلفات کو
آپ پسند نہیں فرماتے تھے جیسا کہ ترمذی مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۱۱۲ میں وارد ہی۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال لم یکن الخ۔ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب
اور دوست نہ تھا باوجود اس کے جب حضرت کو دیکھتے تو قیام نکرتے کیونکہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اوسکو ناپسند اور مکروہ فرماتے ہیں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہی اور بعد وفات

دینے حدیثوں اس رسول کے کہ جسکو مبعوث کیا اللہ تعالی نے طرف خلق کی ساتھ دلیل واضح اور برہان روشن کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندہ گنہگار ضعیف اپنے پروردگار قوی کی رحمت کا محتاج ہوں محمد ابراہیم حنفی مذہب بریلی کا رہنے والا ہوں ۔ اصاب المجیب ۔ مجیب نے ٹھیک جواب دیا سچا

محمد امیر باز خاں
واعظ جامع مسجد سہارنپور

استفتاء یہ استفتا ء کہ مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے درباب عدم جواز مجلس میلاد شریف کے کیا گیا اوس کی نقل بعینہ معہ سوال کے کیجاتی ہے ۔ سوال مجالس مولود شریف میں ذکر پیدائش حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے تعظیماً کھڑے ہونیکا رواج جو اسوقت میں ہو رہا ہے اس کھڑے ہونیکو واجب سمجھنا درست ہے یا نہیں اور اگر واجب نہیں ہے تو واجب کا فتوی دینے والا گنہگار ہے یا نہیں اور اگر گنہگار ہے تو کس درجہ کا ہے ؟ **الجواب** وقت ذکر میلاد کے کھڑا ہونا قرون ثلثہ میں کہیں ثابت نہیں ہے تا جناب فخر علیہ السلام کے سیر اور حالات اور ذکر حالات اون قرون میں بطریق وعظ وتدریس وتذاکرہ وتحدیث ہزارہا بار ہوتا تھا مگر کسی روایت میں ثابت نہیں ہوا کہ بوقت ذکر ولادت کوئی کبھی کھڑا ہوا ہو یا کہیں فخر عالم علیہ السلام نے اسکا استحباب یا ادب کچھ کسیطرح ارشاد فرمایا ہو یہ بات کہ خود جناب علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے کوئی کھڑا ہوا خارج بحث ہے اور اس کا قیاس اسپر محض جہالت ہے کلام اس میں ہے کہ آپکے ذکر ولادت پر جیسا معمول سفہاء زمانہ کا ہے کہیں ثابت ہووے سو یہ ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا ۔ پس اولاً تو یہی حجت اوس کی بدعت غیر اصل ہونیکو کافی ہے اور جیسا اوسپر اسقدر غلو ہوے کہ عوام جہال اوسکو واجب جاننے لگیں اور تارک پر ملامت کریں تو خواہ مخواہ منکر اور بدعت سیئہ ہو جاوے گا یہ تو ایک امر محدث ہے اگر کسی امر ثابت جائز کو بھی عوام واجب سمجھنے لگیں وہ بھی ناجائز منکر ہو جاتا ہے ۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ لا یجعل احدکم للشیطان شیئا من صلوۃ یری ان حقا علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ لقد رائیت رسول اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ متفق علیہ وقال العلی القاری فی شرح ہذا الحدیث من اصر علی امر مندوب وجعلہ عزما ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب منہ الشیطان من الاضلال فکیف من اصر علی بدعۃ ومنکرا انتہی ۔ اور فتاوی عالمگیریہ میں ہے وما یفعل عقیب الصلوۃ مکروہ لان الجہال یعتقدونہا سنۃ او واجبۃ وکل مباح یودی الیہ فمکروہ انتہی پس اولاً تو یہی ثابت ہو چکا کہ اس قیام کا ثبوت ہی کہیں احادیث وآثار سے قولاً فعلاً تقریراً ہرگز کہیں نہیں ہو سکتا تو یہ امر خود محدث ہے ثانیاً اگر فرضاً کچھ ہو بھی جاوے تو واجب سنت مستحب تو کسی طرح نہیں ہو سکتا کیونکہ واجب وہ عمل ہے کہ نص قطعی الثبوت ظنی الدلالۃ سے یا ظنی الثبوت قطعی الدلالۃ سے ثابت ہووے اور یہاں قیام کے باب میں کوئی نص ہی نہیں نہ قوی نہ ضعیف اور سنت اس حکم کو

شرارتوں اور اپنے عملوں کی بدیوں سے یا اللہ کردے داخل ہمکو فرقہ تو ابین میں کہ جو گناہ ہونے دور ہوتے ہیں اور اللہ تعالی سبحانہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں اور داخل ہمکو جماعت متطہرین میں کہ جو پاک صاف ظاہر و باطن رہتے ہیں کہ جنپر نہ خوف ہے اور نہ وہ لوگ قیامت کو رنج کریں گے بحرمت نبی محمد بزرگ کے اور آل ان کی امجد کے لئے اللہ تیرے ہی ہاتھ میں ہے بھلائی اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے لئے اللہ جو بات حق ہے اس کو حق دکھلا اور جو باطل ہو اوسکو باطل دکھلا۔ آمین قبول فرما اس عرض کو۔

(حررہ۔ احمد علی سہارنپوری) یعنی یہ جواب حضرت مولانا احمد علی صاحب محدث نے ارقام فرمایا ہے وہ سبحان اللہ کیا اچھا جواب مولانا مجیب لبیب نے عنایت الہی سے دیا ہے اور اللہ ہی کے واسطے اس کی بھلائی ہے۔ فی الحقیقت خوب کوشش کی اسبات میں کہ جو بات حق تھی اور اصل اسکی پائی جاتی تھی تو حق کہا اوس کو اور ثابت کیا یعنی ذکر ولادت سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایسے طریقہ سے جو علمار ربانیین کے نزدیک مختار اور پسندیدہ ہے اوسکا ثبوت کیا اور جو بات ناحق اور باطل اور محض گھڑی ہوئی ہے اصل نہیں تھی اور نہ اسکا وجود قرون ثلثہ مشہودہ بالخیر میں تھا اور نہ اسکی ثبوت کی کوئی دلیل تھی اوس کو بالکل رد اور باطل کر کے جڑ سے اوکھاڑ دیا کہ وہ قیام کرنا حاضرین کا نزدیک ذکر ولادت شریف کے ہیئت مخصوصہ کی ساتھ کہ پڑھنے والے کا کھڑا ہونا اور اس کا ایک اونچی جگہ ہتمیز پر ہوکر اشعار کا راگنی میں پڑھنا اور سوائے اس کے مفسدات سے جو کہ اوس میں مقرر ہیں انکا بجالانا مولانا نے اون کو بالکل رد کردیا اور مثل نصف النہار کے بدیہی البطلان اونکو کردیا محمد یعقوب عفی عنہ اللہ ہی کے واسطے ہے بھلائی اس امام ہمام عالم دانا پیشوا بڑے کی کہ اونھوں نے بیان میں ذکر ولادت سید الانام علیہ و علی آلہ و اصحابہ التحیۃ والسلام کے اور بیان میں قیام کے [illegible] خاص ذکر ولادت شریفہ کے کیا [illegible] تقریر رائق اور بیان رشیق فرمایا ہے کہ جس کے پاس [illegible] باطل کو کہ نہیں ہوتا [illegible] رسول اللہ کی ذات پاک سے کہ وہ مولانا مجیب کو اجر جزیل اور ثواب جمیل اپنے پاس سے عنایت فرماویگا اور یہ بندہ غلام مصطفیٰ عفی عنہ اللہ کا مسکین غلام مصطفیٰ بجنور کا رہنے والا ہوں اللہ تعالی میری لغزشوں اور برائیوں کو معاف فرمائے۔

اس جواب سے آواز صواب کی آرہی ہے اور لوگوں کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بلا رہا ہے اور افراط و تفریط کے دروازے بند کر رکھا ہے اور دزن اور رستے مکر اور مغالطوں کے بند کر رہا ہے اور پھر کس طرح نہو حالانکہ مجیب مصیبت اسکا اپنے زمانہ کا جلیل ہے اور اپنے وقت کا نبیل علم والا اور محدث ذیشان ہے کہ نہ اسکا کوئی مثل ہے اور نہ کوئی عدیل۔ خاص کیا اس کو اللہ تعالی نے واسطے رواج

غیب کی سوائے اوس کے اونکو کوئی نہیں جانتا الخ اور اگر میں جانتا غیب کو تو بہت کچھ ذخیرہ خیر کا کر لیتا اور برائی مجھکو نہ چھوتی۔الخ پس باین عقیدہ قیام کرنا خود شرک ہوگیا اور جو عالم غیب نہیں کہتے مگر دوسری دلیل وجہ تشریف آوری کی ہے تو خوب سمجھہ لو کہ باب عقائد میں نص قطعی واجب ہے احاد و ظنیات کا امر عقیدہ کا ثبوت ہرگز نہیں ہوسکتا چہ جائے کہ ضعاف موضوعات سے تو باب تشریف آوری میں کونسی روایت قطعی ہے جس پر یہ عقیدہ کیا جاوے تو پس یہ عقیدہ محض اتباع ہوا و کید شیطان ہے ایسی صورت میں یہ قیام باین زعم گناہ کبیرہ ہوگا۔الحاصل یہ قیام صورت اولیٰ میں بدعت و منکر اور دوسری صورت میں حرام و فسق تیسری صورت میں کفر و شرک چوتھی صورت میں اتباع ہوا و کبیرہ ہوتا ہے پس کسی وجہہ مشروع و جائز نہیں پھر اوس کو واجب کہنا صریح مخالفت شارع کی کرکے کافر و فاسق ہونا ہی بجانا اللہ تعالیٰ فقط واللہ تعالیٰ اعلم اور ضمن تقریر سے اہل فہم کو یہ بھی واضح ہوگیا کہ خود یہ مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت و منکر ہے اور شرعاً کوئی صورت جواز اس کی نہیں ہوسکتی واللہ الہادی الی سبیل الرشاد فقط کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ابو مسعود رشید احمد

الجواب صحیح ثابت موافق بالشرع — عنایت الٰہی عفی عنہ سہارنپوری
الجواب صحیح — امیر حسن عفی عنہ گنگوہی
الجواب صحیح والمجیب مصیب — محمد اسمٰعیل عفی عنہ گنگوہی
الجواب صحیح — محمد علی رضا عفی عنہ
الجواب صحیح — محمد حسن ۱۲۹۹

الجواب صحیح حق بلا ریب کانہ سیف قاطع عنق المبتدعین والمتعصبین احمد علی

حاشیہ لے چنانچہ شیخ عمر بن محمد نے ۶۰۴ھ میں اس بدعت سیئہ کو شہر موصل میں اولاً ایجاد کیا اور ابتدا اس عمل منکر کا اسی سے ہی ہوا پھر چند عالموں طالب الدنیا اور چند امیروں بدعت دوست نے اس شخص مذکور کا اس امر میں اقتدا کیا اور بدعت کو بڑا رواج دیا اور سب میں بڑا ان امیروں مبتدعین میں سے بادشاہ شہر اربل کا ملک مظفر ابو سعید کوکری تھا جیسا کہ کہا امام احمد بن محمد بن بصری مالکی نے کتاب قول معتمد میں و معہذا قد اتفق علماء المذاهب الاربعة علی ذم العمل به فممن یذمه العلامة معز الدین حسن الخوارزمی قال فی تاریخه ان صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید الکوکری کان ملکا مسرفا یامر علماء زمانه ان یعملوا باستنباطهم و اجتهادهم وان لا یتبعوا المذهب غیرهم حتی مالت الیه جماعة من العلماء وطائفة من الفضلاء ویحتفل لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الربیع الاول وهو اول من احدث من الملوک هذا العمل وقال ابو الحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی فی کتابه جامع المسائل ان عمل المولد لم ینقل من السلف الصالح وانما احدث بعد القرون الثلثة فی الزمان الطالح ونحن لا نتبع الخلف فیما اهمله السلف لانه یکفی بهم الاتباع فای حاجة لنا الی الابتداع (ترجمہ) اور باوجود اس کے چاروں مذہب کے عالموں نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ یہ عمل مولود کا

کہتے ہیں کہ مواظبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا خلفاء راشدین کی اسپر ثابت ہوے اور قیام کے باب میں جب کچھ ثبوت ہی نہیں اور فعل اس کا ایک بار بھی ثابت نہیں تو سنت کیا مستحب و مندوب بھی نہیں ہوسکتا نہایت الامر اگر کوئی عرق ریزی کرے تو جواز اباحت تک نوبت آوے گی مگر مباح کو سنت واجب جاننے سے پھر بدعت و منکر ہوجاوے گا جیسا کہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ اور روایت عالمگیریہ سے واضح ہوگیا۔ بہرحال اس قیام کو واجب کہنا حرام ہوا اور کہنے والا فاسق مرتکب کبیرہ کا ہے کیونکہ جس فعل کو شارع منع فرماوے وہ اوس کو واجب کہتا ہے تو محض مخالفت شریعت غرا کی ہوئی

قال اللہ تعالیٰ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔ (ترجمہ) جو شخص مخالفت کرے رسول کی بعد ظاہر ہوتے ہدایت کے اور تابع ہو غیر راہ سب مومنین کے ہم حوالہ کریں گے اس کے جسکو اوس نے لیا اور داخل کرینگے ہم اوس کو جہنم میں اور برے ٹھکانے پہونچا۔ الحاصل قیام وقت ذکر ولادت کے یا یہ وجہ ہے کہ یہ لوگ کسی روایت موضوعہ کو سند جواز کرتے ہیں یا کسی قول یا فعل کسی بزرگ سے متمسک ہوتے ہیں سو معلوم ہوچکا کہ موضوعات اور اقوال و افعال بزرگان سے مذہب و جواز ثابت نہیں ہوتا جب تک کوئی دلیل شرعی نہووے تو ایسی صورت میں ہرگز مذہب وغیرہ کا ثبوت نہیں اور جو بزعم خود وہ ثابت جان رہی ہیں تو تاہم درصورت واجب و مؤکد جاننے کے بدعت ہوجاویگا یا یہ وجہ ہے کہ روح پاک علیہ السلام کے جو عالم ارواح سے عالم شہادت میں تشریف لائے اس کی تعظیم کو قیام ہے تو یہ بھی محض حماقت ہے کیونکہ اس وجہ میں قیام کرنا وقت وقوع ولادت شریفہ کے ہونا چاہیئے اب ہر روز کونسی ولادت مکرر ہوتی ہے پس یہ ہر روز اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روافض کے نقل شہادت اہلبیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھیرا اور یہ خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہی بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے۔ وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔ اور اس امر کے شرع میں کہیں نظیر نہیں کہ کوئی امر فرضی ٹھیرا کر حقیقت کا معاملہ اس کے ساتھ کیا جاوے بلکہ یہ شرع میں حرام ہے لہذا اس وجہ سے یہ قیام حرام ہوا اور موجب تشابہ کفار و فساق کا ٹھیرا یا یہ وجہ ہے کہ ان مبتدعین کے زعم فاسد میں روح پرفتوح علیہ الصلوٰۃ کی اس مجلس پر شرارمحل معاصی اور غیر مشروعات اور مجمع فساق و فجار و مخزن بدعات و شرور میں تشریف لاتی ہی

معاذ اللہ تو اگر یہ عقیدہ ہے کہ آپ عالم غیب ہیں تو یہ عقیدہ خود شرک ہی۔ قرآن میں ہی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو الخ ولو کنت عالم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء الخ یعنی اللہ ہی کے پاس ہیں کنجیں

ہذہ المسئلہ صحیح ومنکرہ فضیح محمد مراد عفی عنہ۔ جوابات سب صحیح ہیں قال رسول اللہ صلعم کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار حسن علی عفی عنہ جواب ہذہ المسئلہ صحیحۃ۔ کتبہ فقیر محمد عبد الخالق دیوبندی عفی عنہ۔

اصاب من اجاب۔ ناظر حسن عفی عنہ دیوبندی۔ ایں مسائل حق اند نزد فقیر محمد موسیٰ الجواب صحیح۔ محمد ابو الحسن عفی عنہ۔ حضرت کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کہ جہاں مولود پڑھا جاتا ہے وہاں تشریف لاتے ہیں شرک ہے ہر جگہ موجود خدا تعالیٰ ہے اللہ سبحانہ نے اپنی صفت دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی واللہ اعلم عبد الجبار عمر پوری عفی عنہ مدرس مدرسہ مطلع العلوم میرٹھ ایسی مجلس ناجائز ہے اور اس میں شریک ہونا گناہ ہے اور خطاب جناب فخر عالم علیہ السلام کو کرنا اگر حاضر ناظر جان کر کرے کفر ہے ایسی محفل میں جانا اور شریک ہونا ناجائز ہے اور فاتحہ بھی خلاف سنت ہے اور سیوم بھی کہ یہ سب ہنود کی رسوم ہیں۔ البتہ ثواب پہنچانا اموات کو بلا قید روا ہے اسکا مضائقہ نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد عفی عنہ گنگوہی۔ البتہ یہ امور شرع سے ثابت نہیں ہوئے احمد حسن عفی عنہ مدرس ثانی سہارنپور۔ بعد الحمد والصلوٰۃ کے ہویدا ہوا کہ التزام مجلس میلاد بلا قیام و روشنی و تقاسیم شیرینی و قیودات لایعنی کی ضلالت سے خالی ہے وعلی ہذا القیاس سوم و فاتحہ بر طعام کہ قرون ثلثہ میں نہیں پائی گئی چنانچہ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ قال الطیبی فیہ من اصر علی امر مندوب وجعلہ عزماً ولم یعمل بالرخصۃ فقد اصاب منہ الشیطان من الاضلال فکیف من اصر علی بدعۃ او منکر ہذا محل تذکر الذین یصرون علی الاجتماع فی الیوم الثالث للمیت ویرونہ ارجح من الحضور للجماعۃ ونحوہ پس ایسے مقامات میں اتقیا کیا عوام مومنین کو بھی شامل ہونا جائز نہیں ہے ان امور کے بدعت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ محمد امیر باز خاں۔ اور اس کا ثبوت احادیث سے واضح ہے عزیز حسن عفی عنہ۔ امور مذکورہ میں شامل ہونا ناجائز ہے کیونکہ یہ امور منکرات سے ہیں۔ مشتاق احمد۔

نقل عبارت فتوی مجلس مولود مع مواہیر علماء دہلی

یہ مجلس جو متعارف ان شہروں میں ہے بدعت اور مکروہ ہے اس لئے کوئی دلیل دلائل شرعیہ یعنی کتاب اور سنت اور قیاس اور اجماع امت سے اسکے ثبوت پر قائم نہیں ہے اور جو امر کہ ایسا ہو وہ بدعت سیئہ اور نامشروع ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ بدعت سیئہ اور غیر مشروعہ کا مکروہ ہے۔ قال ابن الحاج فی المدخل و من جملۃ ما احدثوہ من البدع مع اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات واظہار الشعائر ما یفعلونہ فی شہر الربیع الاول من المولود وقد احتوی ذلک علی بدع ومحرمات انتہی وقال تاج الدین الفاکہانی فی رسالتہ لا اعلم لہذا المولد اصلاً فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ عن احد من العلماء الائمۃ الذین ہم القدوۃ فی الدین المتمسکون باثار المتقدمین بل ہو بدعۃ احدثہا البطالون وشہوۃ نفس اعتنی بہا الاکالون۔ انتہی

بالکل مذموم اور مردود ہے منجملہ ان علما کے ایک بہت بڑے عالم علامہ زماں معز الدین حسن خوارزمی ہیں وہ اپنی کتاب تاریخ میں فرماتے ہیں کہ اربل کا بادشاہ ملک مظفر ابو سعید کوکبری ایک بادشاہ مسرف تھا اپنے وقت کے علما کو حکم دیتا تھا کہ تم لوگ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرو اور کسی دوسرے مذہب کی پیروی نکرو پس یہانتک اس کا اثر ہوا کہ ایک گروہ عالموں کا اور ایک جماعت فاضلوں کی اسکی طرف متوجہ ہوگئی اور یہ بادشاہ مجلس مولود ربیع الاول کے مہینے میں کیا کرتا تھا اور اول اسی بادشاہ نے بادشاہوں میں سے اس عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا اور کہا امام ابو الحسن علی ابن الفضل مقدسی مالکی نے اپنی کتاب جامع المسایل میں کہ عمل مولود کا نہیں منقول ہے سلف صالح میں سے بلکہ بعد قرون ثلثہ کے برے لوگوں کے زمانہ میں یہ امر ایجاد کیا گیا ہے اور جس کام کو پہلے لوگوں نے نہیں کیا ہو ہمیں ہم پچھلے لوگوں کی تابعداری نہ کریں گے کیونکہ ہم کو اگلے لوگوں کا اتباع کافی و وافی ہے پس کیا حاجت ہے ہمکو نئے کام بدعت نکالنے کی یا اس پر عمل کرنے کی ۱۲ ابو ایوب عفر اللہ الذنوب۔

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مولود خوانی و مدح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہیئت سے کہ جس مجلس میں امردان خوش الحان خوانندہ ہوں وزیب و زینت و شیرینی و روشنی ہائے کثیرہ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اشعار میں مخاطب حاضر ہوں جائز ہے یا نہیں اور قیام وقت ذکر ولادت صلعم کے جائز ہے یا نہیں اور حاضر ہونا مفتیان کا ایسی مجلس میں جائز ہے یا نہیں اور نیز بروز عیدین و پنجشنبہ وغیرہ کے آب و طعام سامنے رکھکر اس پر فاتحہ وغیرہ ہاتھ اوٹھاکر پڑھنا اور ثواب اس کا اموات کو پہنچانا جائز ہے یا نہیں اور نیز بروز سوم میت کے لوگوں کو جمع کرکے قرآن خوانی و کلمہ طیبہ چنوں بھنوں پر مع پنج آیت کے وغیرہ بنی تقسیم کرنا بحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جائز ہے یا نہیں؟ **جواب** :- انعقاد محفل میلاد اور قیام وقت ذکر پیدائش آنحضرت صلعم کے قرون ثلثہ سے ثابت نہیں ہوا پس یہ بدعت ہے اور علی ہذا القیاس بروز عیدین و پنجشنبہ وغیرہ میں فاتحہ سومہ ہاتھ اوٹھاکر پایا نہیں گیا البتہ یناہ من المیت بغیر تخصیص ان امور مرقومہ سوال کے للہ مساکین و فقرا کو دیکر ثواب پہونچانا اور دعا و استغفار کرنے میں امید منفعت ہے اور ایسا ہی حال سوم دہم چہلم وغیرہ اور پنج آیت اور چنوں اور شیرینی وغیرہ کا عدم ثبوت حدیث اور کتب دینیہ سے خلاصہ یہ کہ بدعات مخترعات ناپسند شرعیہ ہیں حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ زہ شرف بید کو نہین شد۔ بہ طفیل نبی الٰہی بخش ۱۲۹۲ - محمد محمود مدرس اول دیوبند - الجواب صحیح کتبہ محمد احسن صدیقی ۱۲۹۳ شریف حسین دہلوی محمد احمد سید ابو المحامد ۱۲۹۵ الجواب صحیح محمد محمود دیوبندی عفی عنہ ۱۲۹۶ - محمد یعقوب ۱۲۹۰ - محمد احسن صدیقی ۱۲ محمد عبد الحمید ۱۲۹۳ اصاب المجیب احمد حسن

مرزا حسام الدین نے جو حضرت مذکور سے سوال واستفسار کیا تھا اس کا جواب اسمیں تحریر فرماتے ہیں
خلاصہ جواب کا یہ ہے کہ نظر انصاف سے دیکھیں کہ اگر فرضاً حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں دنیا
میں زندہ ہوتے اور اس مجلس اور اجتماع کو کہ منعقد ہوتا ہے دیکھتے آیا اس امر سے آپ راضی ہوتے اور اس
اجتماع کو پسند فرماتے یا نہ اور یقین فقیر کا تو یہ ہے کہ ہرگز اس امر کو آپ جائز نہ فرماتے بلکہ انکار کرتے اور برا
سمجھتے مقصود فقیر کا اس لکھنے سے پہنچانا اور جتلانا حکم کا ہے آگے چاہو قبول کرو یا نہ کرو۔ پورا ہوا کلام انکا
العبد محمد مسعود نقشبندی مجددی۔ اسیطرح پایا بیچ مکتوب امام ہمام قدس سرہٗ میں پس کان لگا کر سن لے
اس حکم کو اور مان لے اسکو یہی حق ہے بیشک اور منکر اسکے بدعت ہونیکا البتہ گمراہوں میں سے ہے اور ہم بھی
اس کو بدعت ہونے پر گواہ ہیں۔ العبد اور نام مجھ کمترین ثقلین کا محمد حسین ہے رہنے والا بٹالہ ملک پنجاب کا
ہوں فقط **سوال**۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں اگر کوئی امام
مسجد عرس میلہ میں جاتا ہو اور راگ مزامیر سنتا ہو اور اسکو اچھا بھی کہتا ہو تو ایسے شخص کے پیچھے نماز
ہوتی ہے یا نہیں اور جو شخص راگ وغیرہ کو سنتا ہے مگر اسکو اچھا نہیں سمجھتا تو ایسے شخص کو امام مسجد بنانا
اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا شرع محمدی میں جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا۔ **الجواب** یہ خود ظاہر ہے
کہ عرس کرنا اور عرس میں جانا درست نہیں قاضی ثناء اللہ تفسیر مظہری میں عرس کو منع لکھا ہے۔ لایجوز
مایفعلہ الجہال بقبور الاولیاء والشہداء من السجود والطواف واتخاذ السرج والمساجد الیہا ومن الاجتماع
بعد الحول کالاعیاد ویسمونہ عرس اور مزامیر کا سننا بھی ممنوع ہے حرمت کی مزامیر کتب احادیث و
فقہ و قرآن شریف سے ثابت ہے اور یہ مجمع فساق و فجار کا ہے جو شخص ایسے مجمع میں شریک ہویگا وہ
فاسق ان جیسا ہویگا گو وہ مرتکب ان افعال کا نہو مگر مکثر اور مصداق لقولہ علیہ السلام من کثر سواد قوم
فہو منہم کا بنیگا پس ایسے شخص کا امام بنانا نہیں چاہیئے کہ صالح آدمی کو امام مقرر کرنا چاہیئے واللہ اعلم وعلمہ اتم
کتبہ الراجی رحمۃ ربہ القوی بیر محمد بچھا بنوری عفی عنہ صدشکر کہ من بیر محمد ۱۲۹۹ دارم۔ الجواب صحیح رشید احمد
گنگوہی۔ الجواب صحیح عنایت الٰہی مدرس سہارنپور۔ الجواب صحیح اور سنا ہی عرس و میلہ کی اور جو چیزیں
اس کے اندر ہوتی ہیں ان کی ممانعت احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ فرمایا لاتجعلوا قبری عیدا
کہا مناجمع او طیبی نے معنے اسکے یہ ہیں کہ مت بناؤ زیارت قبر میری کو عید یعنی مت جمع ہو تم میری قبر کی زیارت
کے لئے ایسے اہتمام سے کہ جیسے تم عید کے لئے جمع ہوتے ہو کیونکہ وہ دن کھیل اور خوشی اور زینت کا ہے اور حال یہ ہے
کا خلاف اسکے ہے یعنی زیارت میں چاہیئے کہ رنج اور عاجزی اور خوف خدا ہو نہ کہ خوشی و زینت ہو کیونکہ یہ
عادت تھی اہل کتاب کی سواسی سبب سے ہوگئے وہ سخت دل اور یہی عادت تھی بت پرستوں کی یہاں تک کہ

پس جس کا ظاہر حال ایسا ہووے وہ ولی اور شہید اور جنتی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے ان اولیاءہ الا المتقون۔ ترجمہ نہیں اولیاء اللہ مگر متقی سو موافق اس آیت کریمہ کے مولوی صاحب ممدوح ولی ہوتے ہیں اور حسب فحوائے حدیث من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ کے وہ شہید جنتی ٹھہرے۔ پس جو کوئی ایسا ہو کہ ساری عمر تقوی کے ساتھ رہے اور فی سبیل اللہ شہید ہووے وہ قطعی اہل جنت ہے اور ولی شہید ہے ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مومن کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے من عادلی ولیاً فقد آذنتہ بالحرب ترجمہ جسنے عداوت کی میرے ولی سے تو میں اوسکو اطلاع کرتا ہوں اپنی لڑائی کرنے کی پس دیکھو خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنیوالا کون ہوتا ہے بہرحال ایسے عالم مقبول کو مردود و کافر کہنا سب ائمہ کے نزدیک قریب کفر کے ہے اور حق یہ ہے کہ مولوی صاحب سے اہل بدعت کو اسواسطے عداوت ہے کہ اونھوں نے بدعات کو اوکھاڑا اور بدعتیوں کے بازو کو بے رونق کر دیا اس لئے سب و شتم کرتے ہیں جیسا روافض شیخین اور اہل سنت میں سے شاہ عبدالعزیز صاحب اور اہل تصنیف رد روافض کو لعن کرتے ہیں سو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو لعن کرنے والے ملعون ہیں کہ حدیث میں ہے جو کوئی کسی کو لعن کرتا ہے اگر وہ محل لعن نہیں تو کرنیوالے پر لعنت الٹکر آتی ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مہبط رحمت الٰہی ہیں تو بالضرور لعنت کرنے والے انکے ملعون ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال دوم۔ کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اور احادیث سے ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے خود یا کافر ہے یا فاسق بدعتی ہے اگر اپنے جہل سے کوئی کتاب کی خوبی کو نہ سمجھے تو اس کا قصور فہم ہے کتاب اور مؤلف کتاب کی کیا تقصیر ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ بڑے بڑے عالم اہل حق اس کو پسند کرتے ہیں اور رکھتے ہیں اگر کسی گمراہ نے اسکو برا کہا تو وہ خود ضال اضل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

الجواب صحیح محمد حسن۔ الجواب صحیح محمد علی رضا عفی عنہ الجواب صحیح والمجیب مصیب محمد اسمٰعیل عفی عنہ گنگوہی

الجواب صحیح
امیر حسن گنگوہی عفی عنہ

الجواب صحیح ثابت موافق بالشرع
عنایت الٰہی عفا عنہ سہارنپوری

ہذا الجواب صحیح حق بلا ریب کانہ سیف قاطع عنق المبدعین والمتعصبین احمد علی۔

انھوں نے پوجا مردوں کو انتہی اور فرمایا لعن اللہ زائرات القبور والمتخذین علیہا السرج والمساجد یعنی اللہ کی لعنت ہو زیارت کرنیوالیوں عورتوں پر اوران لوگوں پر جو رکھتے ہیں قبروں پر چراغ اور کرتے ہیں انکو سجدہ اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے مکتوب دوصد وشصت جلد اول اپنے مکتوبات میں لکھا ہے وحکی عن ابی نصیر الدبوسی عن القاضی ظہیر الدین الخوارزمی من سمع الغناء من المغنی وغیرہ اور یری فعلا من الحرام فیحسن ذلک باعتقاد او بغیر اعتقاد و یصیر مرتدا فی الحال بناء علی انہ ابطل حکم الشریعۃ ومن ابطل حکم الشریعۃ فلا یکون مومنا عند کل مجتہد ولا یقبل اللہ تعالیٰ طاعۃ واحبط اللہ کل حسناتہ یعنی حکایت کیگئی ہے ابو نصیر دبوسی سے انہوں نے قاضی ظہیر الدین خوارزمی سے کہا جسنے سنا راگ ڈوم یا مجرد عطائی سے یا دیکھا کسی کار حرام کو پس اُس راگ یا کار حرام کو اچھا کہتا ہی اعتقاد سے یا غیر اعتقاد سے پس یہ شخص ہو جاوے گا مرتد اسیوقت کیونکہ اس نے باطل کردیا حکم شریعت کو وہ نہیں رہیگا مومن کسی مجتہد کے نزدیک اور نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ عبادت اس کی کو اور مٹا دیگا ہر نیکی اسکی انتہیٰ ۔ ترجمہ کلام امام ربانی پس اگر یہ شخص اس واہیات عرس ومیلہ کو اچھا جانتا ہے تو اسکے ایمان ہی میں خلل ہی پھر نماز اس کے پیچھے کیسے جائز ہوگی واللہ اعلم کتبہ الضعیف محمد امیر باز خاں واعظ جامع مسجد سہارنپور۔

الجواب حسن صحیح ناظر حسن عفی عنہ دیوبندی — والحق احق ان یتبع ثابت علی عفی عنہ ۱۲۹۳ — جواب صحیح ہے مشتاق احمد ۱۲۸۲ — الجواب صحیح محمد یعقوب النانوتوی عفی عنہ محمد یعقوب ۱۲۹۰ھ

الجواب صحیح ابو الحسن — محمد امیر باز خاں واعظ جامع مسجد سہارنپور — الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال عبد الجبار عمر پوری عفی عنہ

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین ان دو مسئلوں میں مسئلہ اول یہ ہے کہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جو ہمراہ جناب سید احمد صاحب مرحوم براہ خداوند کریم شہید ہوگئے تھے انکو مردود کہنا اور بے ایمان کافر کہنا مذہب جناب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں درست ہے یا نہیں اور اگر نا درست ہی تو مردود اور بے ایمان اور کافر کہنے والا گنہگار کس درجہ کا ہے ۔ مسئلہ ثانی یہ ہے کہ جو کتاب تقویۃ الایمان کہ مشہور ہے اس میں آیات الٰہی وحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترجمہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم یا دیگر کسی عالم نے کیا ہے وہ کتاب اچھی سمجھ کر اپنے پاس رکھنے سے کافر ہونا ہے یا نہیں ۔ الجواب جواب مسئلہ اولیٰ کا یہ ہے کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب عالم صالح مفتی بدعت کے قلع کرنیوالے سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث پر پورا پورا عمل کرنیوالے تھے اور خلق کو ہدایت کرنے والے تھے تمام عمر اسی حال میں رہے اور آخر جہاد میں کفار کے ہاتھ سے شہید ہو

عبارت فتویٰ مولوی عبد الرب صاحب واعظ دہلوی

مولوی اسمٰعیل حاجی شہید فی سبیل اللہ مہاجر الی اللہ کا حال جو اپنے والد ماجد مولوی محمد عبد الخالق مرحوم سے اور علماء سے جو سنا گیا وہ ایسا نہیں ہے کہ یہ صفحۂ قرطاس اسکی تحریر کو وفا کرے حضرات کو ان کے اشتیاق میں یہی کہتا سنا ہ وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں : اب جنکے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں اور ان کے وصف قرآن شریف اور حدیث سے ثابت اور ظاہر ہوتے ہیں۔ ان الذین آمنو والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمتہ اللہ واللہ غفور رحیم۔ پھر ایسے شخص کو جو کافر کہے وکمال خسران وضلال میں ہے۔ ینبغی لہ ان یتوب و یدعوا ان یتوب اللہ علیہ۔ مہر عمدۃ الواعظین مولوی عبد الرب صاحب دہلوی

محمد عبد الرب

جو کوئی مولوی اسمٰعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے اور مصداق ہے حدیث من عادیٰ ولیاً فقد بارزنی بالمحاربۃ فقط

محمد اکبر علیخاں

مہر عبد القادر دہلوی

ہو القادر خلاق الخیر

مولوی اسمٰعیل صاحب کو کافر کہنے والے کا کفر رجوع کرتا ہے طرف اسکے۔ محمد عبد الحکیم ساکن عظیم آباد پٹنہ مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہے حررہ خادم حسین عفی عنہ ساکن اعظم گڈھ مکفر مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہے حررہ عبد المفتاق الی اللہ الہادی الاحد المدعو بہ بخشش احمد القاضی فورے عفی عنہ بخشش احمد قاضی فوری مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر مردود ہے؛ تقویۃ الایمان سراسر خلاصہ قرآن و حدیث ہے حررہ محمد اسد علی متوطن اسلام آباد در اضلاع کلکتہ صدر

اسد علی

مکفر مولوی اسمٰعیل صاحب کا خود کافر ہے

راقم سید محمد ابراہیم غفر اللہ ساکن ہاپڑ فقط

واضح ہو کہ مجھکو درباب کرنے میلاد شریف وقیام بوقت پیدائش آنسرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تردد رہتا تھا آیا کرنا چاہیئے یا نہیں لیکن دیکھنے فتوی مولوی احمد علی صاحب محدث سہارنپوری و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور تحریر ابو الحسن علی ابن الفضل مقدسی مالکی کی سے کہ وہ اپنی کتاب جامع المسائل میں لکھتے ہیں کہ عمل مولد کا منقول نہیں ہے سلف کی صالحوں سے بلکہ بعد زمانہ قرون ثلثہ کے برے لوگوں کے زمانہ میں یہ امر ایجاد کیا گیا ہے ہم پچھلے لوگوں کی تابعداری نکرینگے کیونکہ ہمکو اگلے لوگوں کا اتباع کافی وافی ہے الخ اور لکھنا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کا بوقت استفسار مرزا حسام الدین درباب مولد شریف کے مکتوب ۷۲ و ۷۳ میں اگر فرضاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم دنیا میں زندہ ہوتے اس اجتماع کو پسند فرماتے یا نہیں نزدیک فقیر کے یہ ہے کہ ہرگز اس امر کو جائز نہ فرماتے بلکہ انکار فرماتے پس دیکھنے تحریرات ان حضرات المتقدمین ومتاخرین کی سے ثابت ہوا کہ یہ مجلس ایسی صورت سے جو تکلفات کیجاتی ہیں اور اس میں قیام کو بھی بوقت بیان ولادت جائز رکھتے ہیں ہرگز ہرگز نہ ہونا چاہیئے بیشک بدعت ہے غرضکہ جو کچھ تردد و شک مجھکو تھا بالکل رفع ہو گیا اب کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہا ایسا ہی حال ہر رسوم سیوم و چہلم وغیرہ کا اور برا کہنا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید فی سبیل اللہ کو اور انکی کتاب کو گویا اپنی قبر میں انگارے بھرنا ہے۔ فقط

مہر مولوی محمد ہاشم

ہر قسم کی اسلامی مذہبی کتابیں ارزاں قیمت پر ملنے کا پتہ ۔ کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی

36866
2.6.71

I. I. A. S. LIBRARY

Acc. No.

This book was issued from the library on the date last stamped. It is due back within one month of its date of issue, if not recalled earlier.

DATA ENTERED

Library IIAS, Shimla
U 297.2 Ah 51 F
00036860
U
297.2
Ah 51 F